باہمت ہیں خدا تعالیٰ کی غیبی نصرتیں شاملِ حال ہیں۔

س، ۔ الیکشن کے مطالبہ کا مقصد کیا ہے؟

ج، ۔ الیکشن کے حالات ہوں، انتخابات کے لئے ماحول سازگار ہو اور اسلامی طریق انتخابات ہو تو اس سے کون اعراض کر سکے گا۔ بہرحال افغان قیادت اس سلسلہ میں باہمی مشاورت سے کوئی حتمی اور قطعی فیصلہ کر سکتی ہے۔

س، ۔ آپ کا حالیہ دورۂ امریکہ کیسے رہا؟

ج ۔ بحمداللہ جس مشن اور مقصد کی خاطر میں نے وہاں امریکی صدر بُش سے ملاقات کی اور مذاکرات ہوئے مجھے اس میں اپنے مؤقف کو واضح اور ٹھوس طور پر پیش کرنے پر مسرت ہے بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئیں بہت سے اہم گوشے واضح ہوئے بعض حقائق کے مستور گوشے اور امریکی پالیسیوں کے بعض ترجیحات پر تفصیل سے گفتگو ہوئی۔ اور الحمدللہ کہ مؤثر رہی۔

س، ۔ افغان عبوری حکومت کو تسلیم کرنے میں امریکہ کے لئے کیا موانع ہیں۔

ج، ۔ امریکہ تو دور کی بات ہے اپنے برادر پڑوسی اور اسلامی ممالک اور جہادِ افغانستان کے حامی ممالک کے لئے اس کے تسلیم کر لینے میں کیا موانع ہیں اس میں تو پاکستان کو سبقت کرنی چاہئے تھی۔ ایران کو سبقت کرنی چاہئے تھی بغرض کوئی مانے یا نہ مانے افغان عبوری حکومت قائم ہے اور ان شاء اللہ اپنے نیک عزائم اور اہداف کے حصول تک اپنی جدوجہد بھی جاری رکھے گی۔

جہادِ افغانستان کے عظیم جرنیل مولانا جلال الدین حقانی سے انٹرویو

س، ۔ مغربی لابی اور استعماری قوتیں عالمی سطح پر جہادِ افغانستان کے بارے میں خبروں میں ہزیمت اور مجاہدین کی کمزوری کے پہلوؤں کو نمایاں کر کے ظاہر کر رہے ہیں حقیقتِ واقعہ کیا ہے۔

ج ۔ افغان جہاد کو بیرونی دنیا میں ایک مخصوص لابی کمزور، ضعیف، بے وقعتی اور غیر اہم امر کے طور پر پروپیگنڈہ کے زور سے متعارف کرا رہی ہے۔ ہمارے بعض نادان دوست اور حقیقت سے ناآشنا مسلمان بھی ان کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہو جاتے ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ بھی یہی ہے کہ مغرب کی پروپیگنڈہ لابیاں اور خبر رساں ایجنسیاں اور عام اسلامی ممالک کے اشاعتی

اور نشریاتی ادارے ان کے پاس اپنے ذرائع تحقیق نہیں۔ حقیقت حال جاننے کی وہ زحمت ہی برداشت نہیں کرتے۔ ان کا علم مخصوص طبقات کی تقلید اور وطیرہ ان کا جھوٹ پر اعتماد ہے اس بنیادی کمزوری نے افغان مجاہدین کے بارے میں بھی غلط تاثر پیدا کر دیا ہے۔

ورنہ حقیقت حال تو یہ ہے کہ روس خود بھی اور اس کے ایجنٹ بھی افغانستان کے معرکۂ حق و باطل میں نہتے مجاہدین کے ہاتھ لوہے کے چنے چبا رہا ہے۔ دشمن بڑا عیار، مجرم، فاسق اور ان کے نمائندے زندقہ الحاد، بے دینی فحاشی اور عریانی کے دلدادہ ہیں۔ انہیں تو اب سانس لینا دشوار ہوگیا ہے۔ وہ مجاہدین کے ہاتھوں انتہائی ذلت و رسوائی اور اضطراب سے کراہ رہا ہے وہ اب سخت ترین اذیت اور بدترین مرحلہ سے دوچار ہے۔ مجاہدین نے افغانستان میں روسیوں پر اشیائے ضرورت بند کر دی ہیں۔ لکڑی، تیل، کھانے پینے کا سامان ان کو میسر نہیں۔ ان پر پہاڑ، سڑکیں اور عام گذرگاہیں بند کر دی گئیں۔ وہ آزادی سے نہ تو چل پھر سکتے ہیں اور نہ کسی ایک جگہ انہیں قرار حاصل ہے۔ خوست میں ان کے طیارے نہیں بیٹھ سکتے ۱۲ روز سے مجاہدین نے ان کے کسی بھی طیارہ کو نہیں بیٹھنے دیا۔ پیراشوٹ کے ذریعہ بھی وہ بھاری چیزیں اپنے زخمی یا میت کی حفاظت کا اہتمام نہیں کر سکتے۔ کابل اور گردیز میں تو اندر کے تمام راستے دو سال سے بند کر دئے ہیں۔ مجاہدین نے دشمن پر چاروں طرف ناکہ تنگ کر دیا ہے۔

خوست کے بحمداللہ بڑے بڑے شہر مجاہدین کے محاصرہ میں ہیں۔ روسیوں کے اور ان کے ایجنٹوں کے زخمی سسک سسک کر مر جاتے ہیں۔ وہ طیاروں کے ذریعہ بھی اپنے زخمیوں کی مدد نہیں کر سکتے۔

س ۔ افغان قیادت اور افغان عبوری حکومت میں اختلاف کی خبروں کی کیا حقیقت ہے

ج ۔ جی ہاں؛ وطن کی آزادی، ملکی استحکام اور ریاست کی تشکیل میں قیادت کی وحدت اور مضبوط و محکم تشکیل کے بغیر ناممکن ہے۔ افغانستان میں اسلامی انقلاب، غلبہ شریعت اور آزاد اسلامی حکومت کے قیام کے لئے واحد حکومت ضروری ہے۔ اگرچہ تاہنوز اس پر اتفاق نہ ہوسکا۔ تاہم یہ امر کسی کرامت یا دین کے معجزہ سے کسی بھی طرح کم نہیں۔ کہ افغان عبوری حکومت تشکیل دی جاچکی ہے۔ مجاہدین کا ہدف روسی مظالم اور ان کی ایجنٹ کٹھ پتلی حکومت سے گلوخلاصی

اور خالص اسلامی ریاست کا قیام ہے۔ تو اس کے لئے افغان قیادت اور ذمہ داران عبوری حکومت کو بڑے حوصلہ اور وسیع المظرفی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ اگر خدانخواستہ باہمی اعتماد اور اتحاد کا مظاہرہ نہ کیا گیا تو روسی پالیسی افغانستان کی باہمی خانہ جنگی کامیاب ہوجائے گی۔ اسی مذموم مقصد کے حصول کے لئے ابھی سے غیر ملکی گماشتے لسانی، علاقائی، مذہبی اور فروعی اختلافات کا ہوّا کھڑا کرکے مجاہدین کی عظیم قوت کو پاش پاش کرنا چاہتے ہیں۔

س۔ تو آپ کی نظر میں اس کا حل کیا ہے اور اس سلسلہ میں تاہنوز کیا پیش رفت ہوئی۔

ج۔ اس کا حل، افغان قیادت کا اتحاد، باہمی اعتماد اور واحد قیادت کا سامنے لانا ہے اس پر بحمداللہ ہماری مساعی جاری ہیں اور خدا کرے گا وہ ضرور کامیابی سے ہمکنار رہوں گی۔ انشاءاللہ

س۔ جلال آباد کی جنگ میں مطلوبہ کامیابی حاصل نہ ہو سکنے کی وجہ کیا ہے۔

ج۔ دراصل جلال آباد کی جنگ پر فنی اعتبار سے وہ توجہ نہ دی جاسکی جو مطلوب تھی جو نقشہ بندی کی گئی تھی یا جن لوگوں نے اس جنگ کی منصوبہ بندی کی تھی وہ خوش فہمی میں مبتلا تھے جو پروگرام بنایا گیا تھا اس کے تقاضے ملحوظ نہ رکھے جاسکے۔ اپنے پروگرام سے پہلے دشمن کو خبردار کردیا گیا تھا جلال آباد کی جنگ کے ساتھ ساتھ دشمن کو مختلف محاذوں میں جنگ کے ذریعہ مصروف رکھا جاتا مگر یہاں تو دشمن کو موقعہ دیا گیا کہ وہ اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ جلال آباد میں مصروف رہ سکے بہرحال فنی اور جنگی اعتبار سے یہ ایک غلطی تھی جسے سب کو تسلیم کرلینا چاہئے۔

س۔ امریکہ کی افغان مجاہدین کے سلسلہ میں پالیسیاں تبدیل ہوئی ہیں۔ کیا اس سے جہاد افغانستان متاثر ہوگا۔

ج۔ امریکی پالیسی یا امریکی پالیسی سازوں سے میرا کوئی رابطہ اور تعلق نہیں ہے۔ تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ مجاہدین کے ساتھ بیرونی ممالک کی طرف سے دی جانے والی امداد میں ۸۰ فی صد کمی آگئی ہے۔ روسیوں کے نکل جانے کے بعد ۲۰ فی صد مدد باقی رہی۔ حالاں کہ پہلے جہاں ۱ گولیوں کی ضرورت پڑتی تھی اب وہاں ۸ سو گولیوں کی ضرورت ہے۔ اب کا مرحلہ سخت مرحلہ ہے جنگ شدت کی جنگ ہے۔ اور فنی اعتبار سے اب حساس ترین مرحلہ ہے۔ روس کا نکلنا فریب کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس کا پورا فوجی دماغ، بھرپور فوجی امداد اور تمام تر اقدامی اور دفاعی قوتیں وہ افغانستان میں مصروف کار ہیں۔ ہمیں اب پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ کر مدد اور اسلحہ چاہئے۔ اب تو جنگ کو تسلسل حاصل ہو

گیا ہے۔ افغان کٹھ پتلی حکومت کے پاس باقاعدہ منظم فوجی پلٹنیں ہیں۔ بے انتہا مالی وسائل اور جدید ترین اسلحہ کی کثرت ہے۔ جب کہ مجاہدین کے پاس نہ تو وہ مالی وسائل ہیں اور نہ وہ نظم اور نہ وہ وسائل اور ذرائع ہیں جو مخالفین کے پاس ہیں۔ میدانِ جنگ میں فنی اعتبار سے کامیابی کے لئے کسی بھی فوج کو تین چیزوں کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ ۱۔ منظم فوج ۔۲۔ مالی وسائل کی کثرت ۔۳۔ بھرپور اسلحہ۔

س ۔ انتخابات کا جو نعرہ لگایا جا رہا ہے اس کی توضیح اور انتخابات کا تصور آپ کے نزدیک کیا ہے۔

ج ۔ موجودہ حالات میں افغان قیادت کو میدانِ کارزار اور عملاً جہاد پر بھرپور توجہ دینی چاہئے لادین مغربی جمہوریت اور سیکولر انتخابات کے ذریعہ نفاذِ شریعت کا مقدس مشن اور اسلامی انقلاب کا مبارک ہدف حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

اولاً مغربی تصورِ انتخاب کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ ثانیاً انتخابات کا مطلب یہ ہوگا کہ فاسق فاجر، دہریئے، لادین، کمیونسٹ، سوشلسٹ، خدا بیزار، دنیا پرست اور کے جی بی کے جاسوس ہر کہہ و مہہ رائے دے گا۔ کہ یہ شخص ملک و ملت اور قوم و دین کی خدمت کی اہلیت رکھتا ہے اور یہ بھی طبعاً و عقلاً اور تجربۃً معلوم ہے کہ ہر گھر میں ذی رائے اور صالحین کم ہوتے ہیں۔ ایک دو ہوتے ہیں یہی حال محلہ کا، شہر کا اور ملک کا ہے اور اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ قوم میں فاسق زیادہ اور اہل کم پیدا ہوتے ہیں۔ تو جناب یہ منطقی اور عقلی نتیجہ ہے کہ جب ووٹ نااہلوں پر ہوں تو قیادت اور حکومت کا حق نااہل کو ملے گا۔

اسلام امارت اور ریاست کی تشکیل کو بھی دین ہی کی ایک ضرورت قرار دیتا ہے مگر رائے کا اختیار اہل الرائے اور صالحین کو دیتا ہے جو واقعۃً بھی صلاحیت و اہلیت رکھتے ہوں دین کے تقاضوں اور علم سے آگاہ ہوں۔ البتہ اگر اہل حل و عقد اور اصحاب علم و ذی رائے میں اختلاف ہو جائے تب ان کا انتخاب و انتساب صحیح ہے۔ نظام خلافت راشدہ اور خلفاء راشدین کے انتساب و انتخاب کی ساری روئیداد امت کے سامنے ہے۔ مگر اس سب کچھ کے سامنے اور واضح ہونے کے باوجود لادین مغربی جمہوریت کا نعرہ کیوں؟

س ۔ بعض لوگ موجودہ لادین طریق انتخاب کی، ۔ یج کو امت کا اجتماع قرار دیتے ہیں۔

ج ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون حضورؐ نے فرمایا لا یجتمع امتی علی الضلالۃ میری امت کبھی بھی گمراہی پر اجتماع نہیں کرسکتی ۔ اور نہ ضلالت پر متفق اور مجتمع ہوسکتی ہے ۔ عورتوں کی عریانی، فحاشی، خدا کے بجائے عوام کا اقتدار اور عوام کی حکومت اور عوام کا قانون ۔ یہ سب ضلالت ہے ۔ مغرب کا لادینی جمہوری نظام ضلالت ہے ۔ یہ ہرگز اجتماع امت نہیں ۔ اجتماع امت ضلالت پر نہیں حق پر ہوا کرتا ہے ۔

س ۔ سات جماعتیں متحد ہیں اور افغان عبوری حکومت انہی میں محدود ہے کیوں ؟

ج ۔ جی نہیں، جو درست نہیں ۔ سات پارٹیوں میں انحصار درست نہیں ۔ کوئی بھی صالح قیادت آگے آئے خدا کرے کہ وہ ان سات میں ہو سب کا متفقہ نمائندہ چن لیا جائے یا باہر سے کوئی اور صالح قیادت آگے آئے ہم تو صالحین اور اہل قیادت کا استقبال کرتے ہیں

س ۔ حال ہی میں امریکی رہنماؤں کے بیانات آئے ہیں کہ افغان مجاہدین کی مدد بحال کر دی گئی ہے ۔

ج ۔ جھوٹ ہے غلط ہے کوئی مطلوبہ مدد نہیں ہو رہی یہ سب روس امریکی ملی بھگت ہے ۔ روس نے امریکہ کو امریکہ نے روس کو یہ یقین دلایا ہے کہ افغانستان میں اسلامی انقلاب ہرگز نہیں ابھرنے دینا ۔ اگر اسلامی ریاست قائم ہوئی، مجاہدین کی حکومت قائم ہوئی تو شرق و غرب میں اسلامی انقلاب کی راہ ہموار ہوگی ۔ اب امریکہ کی بھی یہی پالیسی ہے کہ مجاہدین کمزور ہوں روس سے صلح کے لئے مجبور ہوں یا کم از کم خالص اسلامی ریاست کی تشکیل کے عزم مصمم اور ہدف سے دستبردار ہو جائیں ۔ مگر خدا کے فضل سے ہم نے عزم کیا ہوا ہے جان چلی جائے مگر اسلامی انقلاب اور جہاد اسلامی کے مشن کی تکمیل کی مساعی سے دستبردار نہیں ہوں گے ۔